سوال

(185) توبہ کے بعد چوری کا مال نامعلوم مالکوں تک پہنچانے کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص بہت زیادہ چوری کرتا تھا۔ کئی لوگوں کا چارہ کاٹا اور کئی لوگوں کا پانی وغیرہ بھی توڑا، بہت سے دوکانداروں سے چیزیں لے کر ان کی قیمت بھی ادا نہ کی اس کے علاوہ کئی لوگوں کا مال ناحق غصب کیا۔ اب وہ توبہ کرچکا ہے کیا ایسے شخص پر کوئی کفارہ ہے؟ اگر اس کے پاس کچھ مال بھی ہے اور جن کی چوری ہوئی ہے، ان کا علم بھی نہیں، مالک تک پہنچنا ناممکن ہے تو اسے کہاں صرف کرے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ بندے کے لئے توبہ کا دروازہ مسلسل کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ فرمایا:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ٥٣ ...الزمر

''(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دو کہ اے میرے بندوں! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔'' (الزمر: ۵۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب اللہ علیہ۔))

''جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔'' (رواہ مسلم)

دوسری حدیث میں ہے:

((إن اللہ عزوجل یقبل توبة العبد مالم یغرغر))

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کی روح حلقوم تک نہیں پہنچ جاتی۔'' (الترمذی وقال حسن)

ان دلائل سے یہ واضح ہوگیا کہ توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لئے کھلا ہے ایسا شخص اگر صدق دل سے توبہ کرلے اور حق داروں کو ان کا حق پہنچانا اس کے لئے ممکن نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا کیونکہ یہ اس کی طاقت میں ہی نہیں

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا...٢٨٦ ...البقرة ''اللہ کسی کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا'' اس کے علاوہ اس کی دلیل بخاری شریف کی حدیث بھی ہے :

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سو قتل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کے اتنے بڑے جرم کو صرف توبہ صادقہ کی وجہ سے معاف کر دیا ہے تو ایسا شخص جس کا جرم اس سے کم ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی توبہ قبول کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ ایسے شخص کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر لینی چاہیں۔ خصوصاً صدقہ زیادہ کرنا چاہیے تاکہ گزشتہ گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ